# تاتارستان — روس تعلقات

روسی فیڈریشن کے حکام اور تاتارستان کے درمیان تعلقات کی نوعیت کے بارے میں ہونے والے معاہدہ کو ایک سال سے زیادہ عرصہ ہوچکا ہے۔ اس معاہدہ کے نتیجے میں تاتارستان کے مستقبل کے تعین کے حوالے سے ماسکو کے ساتھ ممکنہ تصادم کی اِس صورتِ حال کا خاتمہ ہوا جو ۱۹۹۴ء کے اوائل تک ماسکو- قازان تعلقات پر چھائی رہی۔

ماسکو کے ساتھ تاتارستان کے تعلقات کی خرابی کی ابتداء ۱۹۹۰ء میں اس کی طرف سے خود مختاری کے اعلان سے ہوئی۔ ماسکو کی طرف سے تاتارستان پر اپنی خود مختاری کے اعلان کو واپس لینے کے لیے بے پناہ دباؤ ڈالا گیا۔ ماسکو کے حکام کا کہنا تھا کہ تاتارستان کے لیے خود مختاری کا حصول "بعض گمراہ سیاسی لیڈروں کی غلط سوچ کا شاخسانہ ہے"۔ ماسکو نے اِس سلسلہ میں تاتارستان کی آبادی میں پچاس فیصد سے قدرے زیادہ روسیوں کو تاتارستان کی آزادی پسند قیادت کے خلاف استعمال کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ کریملن کے حکام نے تاتارستان میں آباد اِن روسی شہریوں کی ماسکو سے وفاداری کا حوالہ دیتے ہوئے بار بار قازان کی قیادت کو خبردار کیا کہ تاتارستان کے [روسی] شہری اِن کی ماسکو سے خود مختاری سے متعلق پالیسیوں کی حمایت نہیں کریں گے۔

اسی تناظر میں تاتارستان کی قیادت نے مارچ ۱۹۹۲ء میں تاتارستان کے مستقبل سے متعلق ریفرنڈم [استصواب] منعقد کرایا۔ اِس استصواب کے انعقاد سے قبل روسی فیڈریشن کے ذرائع ابلاغِ عامّہ نے تاتارستان کی خود مختاری کے حق میں رائے دینے کے خطرناک نتائج سے تاتارستان کی آبادی کو خوب ڈرایا۔ روسی ذرائع ابلاغ کی اِس مہم کے باوجود ۶۲ فیصد رائے دہندگان نے استصواب میں خود مختاری کے حق میں فیصلہ دیا۔ روسی فیڈریشن کے ساتھ مذاکرات کے نتیجے میں تاتارستان کی خود مختاری کی حدود کے تعین کے سلسلے میں معاہدہ ہو جانے کے بعد تاتارستان نے اپنے دستور میں ریاست کی سیاسی حیثیت کے بارے میں درج ذیل مادہ شامل کرلیا ہے۔

> "تاتارستان ایک ایسی جمہوریہ ہے جو روسی فیڈریشن کے ساتھ "باہمی رضامندی سے سپردگیٔ اختیارات اور [باہمی طور پر متفقہ] نکات مراجعہ کے معاہدہ" [Treaty of Mutual Delegation of Powers and Terms of Reference]

کی بنیاد پر مرتبط ہوگی"۔

۱۳ اپریل ۱۹۹۵ء کو ایک روسی اخبار نویس ولادیمیر شیوچک کو انٹرویو دیتے ہوئے تاتارستان کے صدر منتمیر شائمیف نے کہا "ماسکو - قازان مذاکرات کے دوران دونوں فریقوں کو زبردست تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرنا پڑا۔ نتیجتاً باہمی افہام و تفہیم پر مبنی ایک سمجھوتہ پر دستخط ہوئے جو بلاشبہ فریقین میں سے کسی کی بھی تمام تر توقعات پر پورا نہیں اترتا ہے"۔

صدر منتمیر شائمیف کے مطابق خود مختاری باہمی رضامندی سے شراکت اقتدار کے اصول سے متعارض نہیں ہے۔ بہرحال ان کے مطابق سنٹر (ماسکو) کی طرف سے احکامات مسلط کرنا اور اقتدار کے تمام شعبوں کو اپنے کنٹرول میں رکھنے کی کوششیں قطعاً قابلِ قبول نہیں ہیں۔ اس طرح کی کوششیں نہ صرف جمہوریت کے فروغ و استحکام میں رکاوٹ ہیں بلکہ ناقابلِ عمل بھی ہیں۔ صدر کے مطابق جمہوریہ کے عوام کو داخلی اُمور سے متعلق مکمل اختیارات تفویض کیے جانے ضروری ہیں جبکہ مرکز کے پاس صرف تزویراتی اہمیت کے حامل اہم شعبوں کا کنٹرول ہونا چاہیے۔

تاتارستان کے صدر مزید کہتے ہیں "روسی وفاق کے اندر رہتے ہوئے مختلف علاقوں کی علاقائی خصوصیتوں کے تناظر میں وہاں کے معاشروں کی تشکیل میں کارفرما مخصوص تاریخی اور سماجی عوامل کو مناسب اہمیت دی جانی چاہیے"۔ وہ کہتے ہیں "تاتارستان کبھی بھی اِس بات پر راضی نہیں ہوگا کہ اِس کی حیثیت محض روسی وفاق کے ایک صوبے کی ہو"۔

جمہوریہ تاتارستان کے صدر نے کہا "یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ جمہوریہ اور وفاقی حکومت کے درمیان اختلافات نہیں ہیں۔ معاشی شعبے میں وفاق اور جمہوریہ کے درمیان تعلقات بہرحال مسائل کا شکار ہیں۔ تاتارستان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی قیادت معاشی اصلاحات کے نفاذ میں کسی قسم کی سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کر رہی ہے۔ تاتارستان کے بارے میں یہاں تک کہا جاتا ہے کہ یہ کمیونزم کا جزیرہ (Island of Communism) ہے"۔ اس حوالے سے صدرِ تاتارستان کہتے ہیں۔ "ہم سیاسی اور اقتصادی اصلاحات کے نفاذ میں انقلابی طور طریقوں کے مخالف ہیں۔ تاتارستان میں امیر اور غریب کے درمیان فرق اتنا واضح نہیں ہے جتنا کہ روسی وفاق کے دیگر علاقوں میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاتارستان میں معیشت کی تعمیر نو نسبتاً آسان عمل ہوگا۔ چنانچہ تاتارستان میں اجتماعی زراعت کاری کو ابھی تک مکمل طور پر ختم نہیں کیا گیا ہے۔ ہماری زرعی پالیسیوں کی بدولت تاتارستان میں پچھلے تین سالوں سے ریکارڈ زرعی پیداوار حاصل ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ جمہوریہ نے غذائی اجناس کے حوالہ سے مکمل خود انحصاری حاصل کرلی ہے"۔

تاتارستان نے نجکاری کا اپنا مستقل پروگرام شروع کیا ہے جو توثیقی دستاویزوں [Vouchers] کے علاوہ تحریری ہنڈیوں [Inscribed Cheques] کے ذریعہ عوام کو تجارتی

اداروں کی ملکیّت حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ جمہوریہ میں بیرونی سرمایہ کاری کو بھی فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ جمہوریہ کی قیادت بین الاقوامی تجارتی روابط بڑھانے اور ریاست کی معیشت میں تبدیلیاں متعارف کرانے سے متعلق اپنی مخصوص سوچ رکھتی ہے۔ تاتارستان کے صدر کے مطابق جمہوریہ میں معاشی اصلاحات کا پروگرام ریاست کی صنعت سے متعلق صلاحیّتوں اور اس کے معدنی ذخائر کو پیش نظر رکھ کر تشکیل دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ اِس پروگرام کی تشکیل میں جمہوریہ کے عوام کے مفادات کے تحفّظ کو بنیادی اہمیّت دی گئی ہے۔ صدر شائمییف کے مطابق اصلاحات کا کامیاب نفاذ سیاسی اور معاشی استحکام کی فضا کا تقاضہ کرتا ہے۔ چنانچہ صدر کے بقول "تاتارستان میں حکومتی ڈھانچے میں ایسی اصلاحات نافذ کی گئی ہیں جن کی بدولت اب جمہوریہ کا نیا سیاسی نظام آزاد منڈی کی معیشت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے"۔

---

# وزیر اعظم پاکستان قازقستان میں

وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ بدھ ۲۳ اگست کو قازقستان کے تین روزہ سرکاری دورے پر روانہ ہو گئیں۔ وزیر اعظم نے دارالحکومت الماآتا پہنچنے پر قازق صدر جناب نور سلطان نذر بائیف کے ساتھ ایک گھنٹے تک ملاقات کی۔ ملاقات کے اختتام پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ اُن کے دورے سے پاکستان اور قازقستان کے برادرانہ تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو اور قازق صدر نذر بائیف کے درمیان ان ابتدائی مذاکرات کے دوران علاقے میں امن و امان کی صورتِ حال، مسئلہ کشمیر اور افغانستان کا سیاسی بحران زیرِ بحث آئے۔ وزیر اعظم کے وفد میں شامل وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی اور اُن کے قازق ہم منصب نے چار مختلف معاہدوں پر بھی دستخط کیے۔ اِن معاہدات کی رُو سے دونوں ممالک کے درمیان باہمی تعاون کو مزید فروغ دیا جائے گا، دوہرے ٹیکس سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کی جائیں گی اور دونوں ممالک کے شہریوں کی طرف سے وفود کے تبادلوں کو فروغ دیا جائے گا۔ وزیر اعظم جمعہ ۲۵ اگست کو قازقستان سے کرغیزستان روانہ ہو جائیں گی جہاں وہ اتوار ۲۷ اگست تک قیام کریں گی۔

---